دی ہے۔ان کی یہ علمی کاوش ان شاء اللہ قرآن کریم کے انگریزی تراجم کے مطالعہ و جائزہ کے میدان میں محققین کے لیے رہ نما کا کام دے گی۔ (ضیاء الدین فلاحی)

شرح تحفۃ الاعراب تالیف: علامہ حمید الدین فراہیؒ شرح: مولانا احتشام الدین اصلاحی

ناشر: دائرۂ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر اعظم گڑھ (یوپی) ۲۰۰۸ء، ص ۶۷، قیمت: -/۳۰ روپے

بیسویں صدی کے اوائل میں علامہ حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء) نے قرآن مجید کی روشنی میں نحو اور بلاغت کی ازسرنو تدوین وتسہیل کا بیڑا اٹھایا۔ فن نحو میں انھوں نے النحو الجدید کے نام سے ایک تصنیف کا خاکہ تیار کیا۔ ابتدائی درجات کی تدریس کے لیے اسباق النحو کے نام سے دو حصے (حصہ اول اسم کے بیان میں، حصہ دوم فعل کے بیان میں) تصنیف کیے۔ پھر طلبہ کی مزید سہولت کے لیے الفیہ ابن مالک کے طرز پر اردو زبان میں ایک مختصر منظوم کتابچہ 'تحفۃ الاعراب' کے نام سے تحریر کیا، تاکہ طلبہ آسانی سے اسے یاد کرلیں اور نحو کے مسائل انھیں مستحضر رہیں۔

یہ منظوم رسالہ ۱۲۸/ اشعار پر مشتمل ہے۔ انتہائی مختصر ہونے کے وجہ سے طلبہ کی اس پر گرفت آسان نہیں تھی، اس لیے ضرورت تھی کہ اس کی اوسط درجے کی ایک شرح تیار ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا احتشام الدین اصلاحی (پ: ۱۹۲۶ء) کو، جو مدرسۃ الاصلاح میں نحو کے استاذ ہیں اور اس فن میں تدریس کا طویل تجربہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے طلبہ کی اس ضرورت کو محسوس کیا اور بہت سلیس اور عام فہم انداز میں یہ شرح تیار کردی۔

یہ کتاب شارح موصوف کے لائق فرزند ڈاکٹر نازش احتشام اصلاحی کی دل چسپی اور کوشش سے دائرۂ حمیدیہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس خدمت پر وہ تمام وابستگان تعلیم وتدریس کی جانب سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ (م-ر)

مولانا کاتبی نیشاپوری مولانا عبد السلام ندوی

ناشر: مولانا عبد السلام فاؤنڈیشن ممبئی، ۲۰۰۸ء، ص ۸۸، قیمت -/۵۰ روپے

کاتبی نیشاپوری (م ۸۳۹ھ) نویں صدی ہجری میں فارسی کے ایک اہم شاعر،

صوفی اور خطاط تھے۔ ان پر دارالمصنفین اعظم گڑھ کے لائق فرزند اور علامہ شبلی نعمانی (م ۱۹۱۴ء) کے شاگرد رشید مولانا عبدالسلام ندوی کا ایک مبسوط مقالہ، جو اصلاً ان کے انتخابِ کلام پر بہ طور مقدمہ لکھا گیا تھا، ماہ نامہ 'معارف' (جولائی تا ستمبر ۱۹۴۰ء) میں شائع ہوا تھا۔ اسے مولانا مرحوم کی ولادت کی ۱۲۵/ ویں سال گرہ کے موقع پر ان کی یادگار میں قائم فاؤنڈیشن کی جانب سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالسلام ندوی کی فارسی دانی اور فارسی ادبیات پر گہری نظر کا ان کے استاد علامہ شبلی کو بھی برملا اعتراف تھا۔ ان کی مطبوعہ کتابوں اور دیگر دست یاب تحریروں میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے اس کا ثبوت فراہم ہوتا ہو۔ زیرِ نظر کتاب اس کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔

کتاب کے شروع میں مولانا ندوی کے شاگرد رشید پروفیسر کبیر احمد جائسی کا مبسوط حرف آغاز (ص ۷-۲۸) ہے، جس سے فارسی ادب میں مولانا عبدالسلام ندوی کے مقام اور زیرِ نظر کتاب کا تعارف ہوتا ہے۔ آخر میں کاتبی کے کلام کا انتخاب بھی شامل ہے۔

مولانا عبدالسلام نے اپنے مقالہ میں کاتبی کی مختصر سوانح اور اخلاق و عادات بیان کرنے اور ان کی تصانیف پر ناقدانہ نظر ڈالنے کے بعد ان کی مثنوی 'مجمع البحرین' کی روشنی میں ان کی رباعیات، قصائد اور غزلیات کے حوالے سے ان کے اشعار کی قدر و قیمت متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہ قول کبیر احمد جائسی ''انھوں نے مولانا کاتبی کی شاعری پر جس انداز اور بالغ نظری سے مطالعہ کیا ہے وہ نہ صرف ان کی فارسی دانی کا شاہد ہے، بلکہ عملی تنقید کا بھی ایک اچھا نمونہ ہے۔'' (ص ۲۱) ''یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ انھوں نے کاتبی کے صرف ایک مخطوطے کے مطالعے سے ۱۹۴۰ء میں جو نتائج اخذ کیے، اس کے تقریباً ۳۵، ۴۰ برس بعد مشہور ایرانی ناقد تاریخ ادبیات فارسی پروفیسر ذبیح اللہ صفا نے جب کاتبی کی شاعری پر محاکمہ کیا تو ان کے فرمودات مولانا کے ارشادات سے دو قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکے'' (ص ۲۵)۔

امید ہے، فارسی ادب کی تاریخ سے دل چسپی رکھنے والے حضرات اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (م-ر)